



## سوال

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں سے تبرک حاصل کرنے کا قصہ

## جواب

المحدث

اول:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال، پسینہ، آپکا جوٹھا وغیرہ آٹھارے تبرک اہل علم کے ہاں منفقہ طور پر جائز ہے؛ اسکی وجہ یہ ہے کہ اس بارے میں صحیح احادیث ثابت ہیں۔ اور یہ فضیلت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے، کسی اور کیلئے نہیں ہے، چنانچہ آپ پر کسی کو قیاس بھی نہیں کیا جاسکتا۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آٹھار کو دنیا و آخرت کیلئے باعث برکت و نفع بنایا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے آٹھار سے برکت حاصل کرنے کے عمل کو جائز قرار دیا، چنانچہ یہ کام - معاذ اللہ - شریک کاموں میں سے نہیں ہے، کیونکہ یہ بھی شرعی اسباب اختیار کرنے میں شامل ہے، اور ویسے بھی جس شخصیت نے اسکی اجازت دی ہے اسی نے شرک کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، اور شرک کی طرف لے جانے والے سب راستے بند کر دیئے، اسلئے آپکے علاوہ کسی اور کے آٹھار سے تبرک بدعت ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے طریقے کے منافی ہے، بالکل اسی طرح یہ غیر اللہ کے ساتھ شریک تعلق کا بھی ذریعہ ہے۔

دوم:

حاکم نے "مسند رک" (5299) میں، اور طبرانی نے "الکبیر" میں، ابویعلیٰ نے اپنی مسند ابویعلیٰ (7183) میں ہشیم کی سند سے روایت کیا ہے کہ انہیں عبد الحمید بن جعفر نے انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا کہ: "خالد بن ولید کی ٹوپی جنگ یرموک کے موقع پر گم ہو گئی، تو انہوں نے کہا: "اسے تلاش کرو!"، لیکن تلاش کے باوجود نہ ملی، پھر دوبارہ تلاش کی گئی تو وہ ٹوپی انہیں مل گئی، وہ بوسیدہ سی ٹوپی تھی، تو خالد نے کہا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار عمر سے کے بعد اپنا سر منڈوایا، تو لوگ آپ کے بالوں کی طرف لپکے، لیکن میں آپکی پشتانی کے بال حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا، تو میں نے ان بالوں کو اس ٹوپی میں شامل کر دیا، تو جس وقت بھی میں نے اس ٹوپی کے ہمراہ کسی جنگ میں شرکت کی، اللہ کی طرف سے مجھے فتح ملی"

اس واقعے کو بیان کرنے کے بعد حاکم نے سکوت اختیار کیا ہے، جبکہ ذہبی نے اسے منقطع قرار دیا ہے، اور یہی بات درست ہے، کیونکہ سند میں مذکور جعفر وہ جعفر بن عبد اللہ بن الحکم بن رافع ہے، اور یہ صفار صحابہ کرام سے روایت کرتا ہے، جیسے انس اور محمود بن لبید وغیرہ، "التہذیب" (2/99)

جبکہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی وفات بہت پہلے کی ہے، کہ آپ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پالگئے تھے، جیسے کہ "طبقات ابن سعد" (279/7)، اور "أسد الغابہ" (2/140) میں ہے، چنانچہ جعفر کیلئے ممکن ہی نہیں کہ وہ خالد کے زمانے کو پالے اور ان سے سماع بھی کر سکے، اسلئے امام بخاری نے "التاریخ الکبیر" (2/195) میں اسی جعفر کے حالات کے تحت لکھا: "جعفر نے انس کو دیکھا ہے"، اس سے محسوس ہوتا ہے کہ جعفر کبار اور متقدم الوفاة صحابہ کرام کو نہیں پاسکا۔

ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس حدیث کے ضعیف ہونے کے بارے میں اشارہ بھی کیا، اور اسلئے اس کے شروع میں کہا: "بیان کیا جاتا ہے" (اضافہ از مترجم: صیغہ جمہول کیساتھ) یہ جملہ عدم ثبوت اور ضعیف ہونے کا احساس دلاتا ہے، چنانچہ ابن کثیر کہتے ہیں:



"بیان کیا جاتا ہے کہ خالد کی ٹوپی یرموک کے موقع پر حالت جنگ میں گر گئی، انہوں نے اسکی تلاش کیلئے خوب رغبت دلائی، تو اس عمل پر انہیں تنقید کا نشانہ بنا یا گیا، تو پھر خالد نے کہا: اس ٹوپی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی کے بال ہیں، اور جب تک کسی بھی جنگ میں وہ میرے ساتھ رہی مجھے اسکی وجہ سے اللہ کی طرف سے فتح نصیب ہوئی" ماخوذ از "البدایہ والنہایہ" (113/7)

اسی طرح: "مختصر استدرک الحافظ الذہبی علی مستدرک الحاکم" از ابن ملقن، پر محقق کا حاشیہ بھی دیکھیں: (1954-4/1953)

پھر اگر اس قصہ کو درست مان بھی لیں؛ تو آج اسکی عملی صورت باقی ہی نہیں ہے، کیونکہ تبرک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کے ساتھ خاص ہے، اور آج لوگوں کے پاس موجود اشیاء میں سے کسی بھی چیز کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف صحیح سند کے ساتھ ثابت نہیں ہوتی۔

واللہ اعلم۔